REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. ... 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. P/GDP-3

جلد ۲۴ — شمارہ ۳۱

بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے — ششماہی ۸ روپے — غیر ممالک ۳۰ روپے — فی پرچہ ۳۰ پیسے

The weekly BADR Qadian

۲۰ رجب ۱۳۹۵ ہجری | ۳۱ وفا ۱۳۵۴ ہش | ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۷ وفا حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۷ وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع دو چھوٹی صاحبزادیوں کے خیریت سے ہیں۔ مقدس خاندان کے باقی افراد بدستور سفر پر ہیں اللہ تعالیٰ ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

○

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا یادگیر میں ورود مسعود

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی قریباً ایک ماہ سے حیدرآباد دکن میں مقیم تھے۔ احباب جماعت احمدیہ کی انتہائی خواہش تھی کہ ان کی زیارت سے مستفید ہوں۔ چنانچہ درخواست کرنے پر آنموصوف نے از راہ شفقت یادگیر آنا منظور فرمایا۔ چنانچہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے بذریعہ ٹرنک کال اطلاع دی کہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مورخہ ۲۰؍۶ بروز جمعۃ المبارک یادگیر پہنچ جائیں گے۔ یہ پُرمسرت خبر ملتے ہی احمدیہ محلہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ حضرت میاں صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی تیماپور اور گلبرگہ کے احباب کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ تیماپور کے صدر جماعت جناب محمود اسد صاحب ہوندرگی اور قریشی احمد حسین صاحب تشریف لائے اور گلبرگہ سے مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے بچے وغیرہ بھی یادگیر پہنچ گئے۔

استقبال:۔ یادگیر میں آپ کا ورود مسعود اڑھائی بجے بعد دوپہر ہوا۔ بارش ہو رہی تھی۔ احباب جماعت نماز سے فارغ ہو کر منتظر تھے کہ آپ مسجد احمدیہ یادگیر میں تشریف لائے

شرف ملاقات

احباب نے اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّ مَرْحَبًا اور اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت کے فلک بوس نعروں سے استقبال کیا۔ اور آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔ آپ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ و معانقہ عطا فرمایا۔ اور ہر ایک سے خیر و عافیت دریافت فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ملاقات کے بعد چند منٹ تشریف فرما رہے۔ بعدازاں نماز عصر پڑھائی۔

نمازیں اور درس

بارش کافی تھی مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائیں۔ نمازوں سے فارغ ہو کر آپ نے نہایت ہی موثر اور پیارے انداز سے درس دیا۔ جس کا خلاصہ اپنے ہی الفاظ میں درج ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ چند روز قبل جماعت ہائے احمدیہ نے یوم خلافت منایا ہے نظام خلافت کی اہمیت، ضرورت کو لوگوں کے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لئے اس قسم کے جلسے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

انسان کی زندگی محدود ہے خواہ کوئی سو سال تک بھی زندہ رہے۔ لیکن پھر بھی آخر اپنے اللہ کے پاس جاتا ہے انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آتے ہیں۔ ان کی زندگیاں بھی محدود ہوتی ہیں۔ جب وہ اپنا کام پورا کر چکتے ہیں۔ تو ان کو بلا لیا جاتا ہے۔ لیکن ان کے کام کو جاری رکھنے کے لئے ان کے نائبین کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کام کی تکمیل کرتے ہیں۔ نظام خلافت اسی قسم کا ہے۔ انسان چونکہ جلد بھولنے والا ہے۔ اس کو بار بار توجہ دلانے اور یاد کرانے کی ضرورت ہے۔ میں اس وقت خلافت ثالثہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال جب حضرت خلیفۃ المسیح نے صد سالہ جوبلی کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ اس پروگرام میں علاوہ مالی قربانیوں کے دعائیہ پروگرام۔ سورہ فاتحہ کا ورد، درود شریف، دعائیں استغفار، تسبیح و تحمید کا پروگرام اور نوافل کی ادائیگی کا بھی ارشاد فرمایا۔

اب ایک طرف یہ دعائیہ و عبادت کا پروگرام ہے۔ اور دوسری طرف گذشتہ سال کے حالات ہیں کہ بظاہر وہ باتیں امام کے منہ سے نکلیں۔ لیکن غور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے کہلوایا۔ کیونکہ وہ عالم الغیب تھا۔ اور جس قسم کے حالات آنے والے تھے اسی قسم کے مشکلات کے ورد کی دعائیں امام کے منہ پر جاری کر دیں۔ مثلاً ربنا افرغ علینا... آیت کی دعا ہے۔ غور کریں کہ کتنے مشکل وقت کی دعا ہے۔ ایسا ہی ہمارے پیارے امام نے فرمایا کہ دعائیں کریں کیونکہ ہماری تعداد کم ہے۔ ہمارے مالی وسائل کم ہیں۔ ہمارے اسباب کم ہیں۔ پڑھے لکھے آدمی... ہیں اس لئے ہم ان کا ظاہری وسائل سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ زیادہ تعداد والے کم تعداد والوں کو مار سکتے ہیں۔ ان کے مکان لوٹ سکتے ہیں۔ جائیدادیں جلا سکتے ہیں۔ ان کی عزتیں لوٹ سکتے ہیں۔ لیکن ان کی دعاؤں، ان کی عبادات، ان کے نوافل کو نہیں چھین سکتے۔ اور یہی چیز ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سال کے واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ اور آپ نے سنے ہیں کہ ... رہے

(باقی صفحہ ... پر دیکھئے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۳۱ر وفا ۱۳۵۴ ہجری شمسی

ایمرجنسی کا نفاذ

ہمیں سیاسیات سے نہ تو کبھی سروکار رہا اور نہ دلچسپی۔ ایک مذہبی تبلیغی اور امن پسند جماعت ہونے کی وجہ سے۔ ہم ہمیشہ اس اسلامی اصول پر قائم رہتے ہیں کہ حکومتِ وقت کے ساتھ اس کی ملکی سیاست میں اس کے احکام و نواہی کی اطاعت و پیروی کی جائے اور نظامِ حکومت میں کسی بھی قسم کی خلل اندازی کی تائید نہ کی جائے۔

گذشتہ چند برسوں میں جمہوریت کی آزادیوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض تخریب پسند عناصر نے ایک شور قیامت برپا کر رکھا تھا۔ لاقانونیت نے ملک کے ہر صوبے ہر شہر اور ہر گاؤں میں ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ یوں معلوم ہونے لگا تھا کہ انتہا پسند طاقتیں خرمنِ امن کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں اور جمہوریت کی آڑ لے کر ایسے خطرناک منصوبوں پر عمل پیرا ہیں جن کے نتیجہ میں ساٹھ کروڑ کی آبادی پر مشتمل یہ عظیم ملک افراتفری اور خانہ جنگی کا شکار ہو سکتا ہے۔

اور ۱۲ر جون کو الٰہ آباد ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس سنہا نے اپنا فیصلہ صادر کیا۔ اس کے بعد کے دو تین روز میں تو یوں معلوم ہونے لگا کہ ملک کے جمہوری نظام کا سارا تار و پود بکھر کر رہ جائے گا۔ اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک خانہ جنگی کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ پھر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملک کے پریس کا بیشتر حصہ برملا تخریب کاروں کی ہمنوائی کو اپنا اولین فرض سمجھنے لگ گیا تھا لیکن آفرین ہے عظیم باپ کی عظیم بیٹی اندرا گاندھی پر کہ اس نے بڑی ہی جرأت اور بڑی ہی دور اندیشی کے ساتھ ان تمام طوفانوں کا مقابلہ کیا۔ اور ملک کو ان بپھرے ہوئے طوفانوں میں سے سلامتی کے ساتھ یوں باہر نکال لائی جیسے مکھن میں سے بال۔ ملک میں ایمرجنسی کا نفاذ اندرا گاندھی کا اتنا جرأت مندانہ اقدام ہے کہ اس وقت ساری دنیا انگشت بدنداں ہے کہ کیا صنفِ نازک بھی ایسے کارہائے نمایاں انجام دے سکتی ہے۔ جو دنیا کے بڑے بڑے سیاست دان اور آمر بھی انجام نہ دے سکے تھے ایک طرف ملک کے ان حالات کو سامنے رکھا جائے جو بارہ جون کو رونما ہوئے تھے اور اپنے جلو میں بے شمار خطرات لئے ہوئے ملک کی سلامتی کو چیلنج دے رہے تھے اور دوسری طرف آج کے امید افزا حالات کو سامنے رکھا جائے تو ہر انصاف پسند یہ کہنے پہ مجبور ہو گا کہ ہماری وزیر اعظم نے ملک اور ملک کے ساٹھ کروڑ انسانوں کو موت کے چنگل سے چھڑا لیا۔ اور ان کے لئے امن و سلامتی کی ایسی راہ ہموار کر دی ہے کہ اب دور دور تک ان خطرات کا کوئی نشان بھی نظر نہیں آتا جو اپنے خوفناک جبڑے کھولے ملک کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ایمرجنسی کے نفاذ سے قبل کی لاقانونیت کا تصور کر کے آج بھی ہر شریف انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دور اندیشی سے تہی دست سیاستدانوں نے ملک کی تباہی کے لئے جو منصوبے تیار کر رکھے تھے۔ اور جن پر سے حکومت نے پردہ اٹھایا ہے۔ اگر وہ سب بروئے کار آجاتے تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہو جاتا۔ کیونکہ کیا ہو جاتا کے تمام امکانات کو اندرا گاندھی نے ایک ہی جھٹکے کے ساتھ توڑ مروڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور ایمرجنسی کی بے پناہ قوت کے ایک ہی وار سے ان کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

کیا اس حقیقت سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ ایمرجنسی کے نفاذ سے قبل ملک کے طول و عرض میں لاقانونیت نے اتنے سنگین حالات پیدا کر دیئے تھے کہ شرفا سرِ شام ہی اپنے دروازوں کو مقفل کر کے اپنی چار دیواریوں میں بند ہو جانے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ کیونکہ جرائم پیشہ طبقہ قانون کا منہ چڑانے پر تلا ہوا تھا دن دہاڑے ٹرینوں، بسوں اور کاروں کو روک کر ڈاکوؤں کے گروہ مسافروں کو لوٹ لیتے تھے۔ اور غنڈے روشن دوپہروں کو گھروں میں گھس کر خواتین کے گلوں سے زیور اتار کر رفوچکر ہو جاتے تھے۔ قتل و غارت گری کا ایک طوفان برپا تھا۔ بہو بیٹیوں کی عزت و عصمت ہر وقت خطرات میں گھری رہتی تھی۔ اور ان سب سے بڑھ کر مہنگائی کے عفریت نے عوام کی گردنوں کو اپنے آہنی پنجوں میں یوں دبوچ رکھا تھا کہ وہ چیخنے اور بلبلانے پر مجبور ہو رہے تھے ملک بھر کے تاجروں اور دکانداروں نے ضروریاتِ زندگی کے نرخ بڑھانے کا یہ ظالمانہ اصول وضع کر لیا تھا کہ ہر نئے دن ہر جنس کے ریٹ بڑھا دیئے جاتے تھے ملک کے درمیانہ اور ادنیٰ طبقہ کی پسلیاں مہنگائی کے ناقابلِ برداشت بوجھ سے چرمرا رہی تھیں۔ بلیک اور سمگلنگ کے غیر قانونی دھندوں نے عوام الناس کے لئے مصائب و تکالیف کے پہاڑ کھڑے کر دیئے تھے اور نچلے طبقہ کے لئے نانِ شبینہ کے مسئلہ کو سنگین تر بنا دیا تھا۔ اور ہندوستان کے کروڑوں خوف زدہ عوام کسی ایسے ہاتھ کا انتظار کئی سال سے کرتے چلے آرہے تھے جو ان کی امداد کے لئے بڑھے اور ان کی گردنوں کو بے پناہ مشکلات کیلئے اس چنگل سے آزاد کروا دے۔

چنانچہ وہ ہاتھ ــــ اندرا گاندھی کا ہاتھ ان کی طرف بڑھا۔ اور اس شان کے ساتھ بڑھا کہ مصائب و آلام کی گرفت راتوں رات ڈھیلی پڑ گئی۔ بلیکیئے اور سمگلر جو اپنی حرام کی کمائی کے بل پر قانون والوں کا منہ چڑایا کرتے تھے۔ وہ اپنے اصل مقام پر ــــ یعنی جیلوں میں پہنچ گئے ہیں۔ سول انتظامیہ کے وہ اختیارات جو عرصہ دراز سے بروئے کار آنے کے منتظر تھے۔ ان میں وسعت اور حرکت پیدا ہو گئی۔ اور پھر ایک غیر معمولی رنگ میں دو تین روز میں ہی ضروریاتِ زندگی کی تمام اشیاء کے بھاؤ یوں نیچے گرنے لگے جیسے ٹوٹی ہوئی پتنگ گرتی ہے۔ اور آج ہم ــــ ہندوستانی تو کروڑوں عوام اندرا گاندھی کے اس حیرت انگیز اور جرأت مندانہ مضبوط اقدام کو تحسین و آفرین کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں جس نے ظلم و ستم اور اندھیر گردی کے آگے ایمرجنسی کا ایک مضبوط بند باندھ دیا ہے جس کے لئے ملک کی اکثریت کا ردِّ عمل بہت ہی واضح طور پر یہ ہے کہ اندرا گاندھی کی حمایت میں سوائے ایک برائے نام سے عنصر کے ہر طبقہ سے آواز اٹھ رہی ہے اور سارا ملک مستقبل کے متعلق خوش آئند امیدوں کے ساتھ حکومت سے پورا تعاون کرتے ہوئے ترقی کی راہ پر چل نکلا ہے۔ (ف۔ا۔گ)

اخبارِ قادیان

ہ ــــ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال لدھیانہ کے C.M.C ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور بدستور صحت یاب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

ہ ــــ مکرم رحمت علی صاحب آف لنڈن برادر نسبتی مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش مورخہ ۲۷؍۷ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

ہ ــــ مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کی بڑی بچی بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار رہی ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرے لڑکے جلال الدین کے پانچ بچے بچپن میں فوت ہو گئے۔ اب چھٹا بچہ یعنی ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو اکثر بیمار رہتا ہے۔ ڈاکٹر اس کی حالت تشویشناک بتاتے ہیں۔ جملہ احباب جماعت و درویشانِ کرام سے نومولود کی مکمل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز بچے کے والد کے برسرِ روزگار ہونے کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ شمس الدین احمدی صدر جماعت احمدیہ کینڈرکہ

(۲) میرا چھوٹا بھائی برادرم مقبول احمد ملک کام سال دوم کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم کے پرچے آسان کر دے۔ اور امتیازی نمبرات سے کامیاب کرے آمین
خاکسار محمد معین الدین احمدی چندہ پور

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ پردہ کے متعلق خدا اور اس کے رسول کے حکم کی پوری پابندی کرے

اطاعت اور فرمانبرداری کے اس عظیم الشان نمونہ کی پیروی کرو جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ظاہر کیا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ ۶ جون ۱۹۵۸ء بمقام مری

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ:۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(آل عمران ۲۰)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی ایمان مقبول ہوتا ہے جس میں

کامل فرمانبرداری اور اطاعت

اختیار کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ صرف منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہنا یا ظاہر میں آکر بیعت کر لینا یا کلمہ شہادت پڑھ لینا خدا تعالیٰ کے حضور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کا نام دین رکھنا دین سے تمسخر اور استہزاء کرنا اور اپنی منافقت اور بے ایمانی کا ثبوت دینا ہے۔ وہی آدمی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سچا مومن سمجھا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرتا ہے۔ اور اس کی غلامی کا جؤا اپنی گردن پر پوری طرح رکھتا ہے اگر وہ

خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت

نہیں کرتا تو چاہے وہ دس ہزار دفعہ کلمہ پڑھے وہ یزید کا یزید اور ابوجہل کا ابوجہل رہتا ہے اور چاہے دس ہزار دفعہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا یہ دعویٰ ایک رائی کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کامل اطاعت اور کامل فرمانبرداری ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو سچا مومن بناتی ہے۔ ورنہ وہ اگر دس کروڑ دفعہ بھی کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ کذاب اور جھوٹا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اس

حقیقت کا اظہار

کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

(آل عمران)

یعنی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے سوا اگر کوئی اور طریق اختیار کرے تو اسے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس صرف منہ سے مسلمان کہنا یا احمدی کہلا لینا کسی کو فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ نہ دکھایا جائے۔

میں دیکھتا ہوں

کہ اکثر احمدی چندہ تو دینے لگ گئے ہیں۔ اور ان کا ایک معتدبہ حصہ نمازیں بھی باقاعدہ پڑھتا ہے۔ لیکن جب سے پاکستان بنا ہے بعض احمدیوں میں سے پردہ اُٹھ گیا ہے۔ اور زیادہ تر یہ نقص مالداروں میں پایا جاتا ہے مجھے تعجب آتا ہے کہ یہ بے غیرت اور بزدل لوگ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی۔ انہوں نے اپنی قوم کی کیا خدمت کرنی ہے۔ قوم کی خدمت کرنے والے تو وہ لوگ تھے جنہوں نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

کا ایسا شاندار نمونہ دکھایا کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کے واقعات پڑھ کر انسان کا دل محبت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ عربوں میں پردہ کا رواج نہیں تھا بلکہ اسلام میں بھی شروع میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا۔ اس زمانہ میں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی پردہ نہیں کیا کرتی تھیں مگر جب

پردہ کا حکم

نازل ہو گیا تو ایک نوجوان نے اپنے رشتہ کے لئے ایک گھر پسند کیا۔ باپ نے کہا مجھے تمہارا رشتہ منظور ہے۔ تم بڑے اچھے آدمی ہو۔ خوش شکل ہو اور اپنی روزی بھی کماتے ہو اس لئے مجھے

رشتہ دینے میں کوئی عذر نہیں

اس نے کہا اگر آپ تیار ہیں تو مجھے لڑکی دکھا دیں۔ بغیر دیکھنے کے میں کس طرح شادی کر لوں۔ باپ کہنے لگا کہ میں لڑکی دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ وہ اسی وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں نے فلاں جگہ شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ لڑکی کی شکل کیسی ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اسے ایک دفعہ دیکھ لوں تاکہ میری تسلی ہو جائے۔ آپ نے فرمایا بے شک پردے کا حکم نازل ہو چکا ہے مگر یہ غیر عورت کے لئے ہے۔ جب کسی سے رشتہ طے ہو جائے اور ماں باپ بھی منظور کر لیں۔ اگر اسے لڑکا دیکھنا چاہے تو ایک دفعہ دیکھ سکتا ہے تم اس کے باپ کے پاس جاؤ اور [illegible] کہو کہ وہ [illegible] لڑکی [illegible] دکھا دے گا۔

رشتہ کا سوال

[illegible] تو بے شک پردہ [illegible] لیکن اگر کوئی شخص کسی جگہ رشتہ کرنے پر رضامند ہو جائے۔ اور لڑکی کے ماں باپ بھی راضی ہو جائیں تو تسلی کرنے کے لئے اسے ایک دفعہ دیکھنا جائز ہے وہ گیا اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔

اس لڑکی کے باپ کے اندر ابھی اسلام پوری طرح راسخ نہیں ہوا تھا۔ جب اس نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ آیا ہوں۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارا ایک جگہ رشتہ طے ہو گیا ہے تو اب وہ تمہاری منسوبہ ہے۔ اور منسوبہ کو شادی سے پہلے تسلی کے لئے دیکھنا جائز ہے۔ تو باپ کہنے لگا میں ایسا بے غیرت نہیں ہوں کہ تمہیں اپنی لڑکی دکھا دوں تمہاری مرضی ہے رشتہ کرو یا نہ کرو۔ جس وقت اس نے یہ بات کہی اس کی لڑکی پردہ میں بیٹھی ہوئی سب باتیں سن رہی تھی۔ وہ جھٹ اپنا منہ کھول کر سامنے آگئی۔ اور کہنے لگی میں ایسے باپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو کہتا ہے کہ مجھے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے حکم کی کوئی پرواہ نہیں۔ میں اب تمہارے سامنے آگئی ہوں تم مجھے دیکھ لو مگر وہ نوجوان بھی بڑے ایمان والا تھا۔ اس نے جھٹ اپنی آنکھیں نیچی کر لیں اور گردن جھکالی اور کہنے لگا کہ میں تیری جیسی مومن عورت کی شکل دیکھنے بغیر ہی تجھ سے شادی کروں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ جس عورت کے اندر اتنا اخلاص اور ایمان پایا جاتا ہے اس کی شکل دیکھ کر اس کی ہتک کروں اب میں بغیر دیکھنے کے ہی نکاح کروں گا۔ چنانچہ اس نے نکاح کر لیا۔

یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص

اور یہ تھی ان لوگوں کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت۔ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ مگر لڑکی کہتی ہے کہ باپ جو شکل دکھانے سے انکار کرتا ہے۔ میں ایسے باپ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرنے والا نہیں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے کہ منسوبہ کی شکل دیکھنی جائز ہے تو میرا باپ کون ہے

جو اس ملک میں جس میں اب تمہارے سامنے کھڑی ہوں تم مجھے دیکھ لو اور اس نوجوان کا اخلاص دیکھو کہ وہ کہتا ہے۔ میں ایسا ایمان رکھنے والی عورت کو دیکھ کر اس کی ہتک کرنا نہیں چاہتا۔ میں اب بغیر دیکھے ہوئے اس سے شادی کروں گا۔ یہی لوگ تھے جو اسلام کے لئے اپنی جانیں بلا دریغ قربان کرتے چلے جاتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا ہے اور اب ہماری ہر چیز ان کی ہو گئی ہے۔۔ ...... یہ وہ طریق تھا جس پر صحابہؓ نے قدم مارا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو کمال تک پہنچا دیا۔

پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں

تنبیہہ کرتا ہوں

اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہو۔ ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو۔ اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو۔ تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو۔ تب بے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو۔ پس آج

میں یہ اعلان کرتا ہوں

کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو تا کہ انہیں احساس ہو کہ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

لیکن

غیر احمدیوں کے متعلق

ہمارا یہ قانون نہیں۔ کیونکہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں اور ہمارے فتویٰ کے پابند نہیں۔ وہ چونکہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ ان پر ان کے مولویوں کا فتویٰ چلے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے ہم ان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ یا ان کے مولوی ہوں گے۔ لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے۔ اسی طرح ہمارا

جماعت ... کی عورتوں کو چاہئیے

کہ ان کی عورتوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں ہمیں اس سے کیا کہ کوئی کتنا مالدار ہے۔ ہمیں کسی مالدار کی ضرورت نہیں۔ ہمیں خدا کی ضرورت ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے لئے ان مالداروں سے قطع تعلق کر لو گے تو بے شک تمہارے گھر میں وہ مالدار نہیں آئے گا۔ لیکن تمہارے گھر میں خدا آئے گا۔ اب بتاؤ کہ تمہارے گھر میں کسی مالدار آدمی کا آنا عزت کا موجب ہے۔ یا خدا تعالیٰ کا آنا عزت کا موجب ہے۔ بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو تو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔ تم

اس بات سے مت ڈرو

کہ اگر یہ لوگ علیحدہ ہو گئے تو چندے کم ہو جائیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تھا تو اس وقت کتنے لوگ چندہ دینے والے تھے مگر پھر اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی جماعت پیدا کر دی کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ سترہ لاکھ روپے کا ہوتا ہے۔ اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ دو چار سال میں ہمارا بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے گا۔ پس اگر ایک شخص سے چل کر ہماری جماعت کو اتنی ترقی حاصل ہوئی ہے کہ لاکھوں تک ہمارا بجٹ جا پہنچا ہے۔ تو اگر یہ دس بیس آدمی نکل جائیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ یہی تو یقین ہے کہ اگر ایک آدمی نکلے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ہزار دے گا۔ پس ہمیں ان کے علیحدہ ہونے کا کوئی فکر نہیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ صرف نام کے احمدی نہ ہوں۔ بلکہ عملی طور پر بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں

مگر یاد رکھو

پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں

جس پر پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا۔ اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا۔ اور نہ پردہ سے مراد موجودہ برقعہ ہے یہ برقعہ جس کا آجکل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آجکل بھی رواج ہے چنانچہ ایک صحابیؓ ایک دفعہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پردہ کا ذکر آ گیا اس زمانہ میں برقعہ کی طرز کی کوئی نئی چیز نکلی تھی۔ وہ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی رواج نہیں تھا۔ اس زمانہ میں عورتیں چادر اوڑھ کر گھونگھٹ نکالا کرتی تھیں جس میں سارے کا سارا منہ چھپ جاتا ہے صرف آنکھیں کھلی رہتی ہیں جیسے پرانے زمیندار خاندانوں میں اب تک بھی گھونگھٹ کا ہی رواج ہے پس شریعت نے پردہ محض چادر اوڑھنے کا نام رکھا ہے۔ اور اس میں بھی گھونگھٹ نکالنے پر زور دیا ہے ورنہ آنکھوں کو بند کرنا جائز نہیں۔ یہ عورت پر ظلم ہے اسی طرح مستورات کو اپنے ساتھ لے کر بشرطیکہ وہ پردہ میں ہو سیر کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ..... پس پردہ کے یہ معنے نہیں کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے بٹھا دو۔ وہ سیر وغیرہ کے لئے جا سکتی ہیں ہاں گھروں کے تھڑوں پر بیٹھنے منع ہیں۔ لیکن اگر دوسروں سے وہ کوئی ضروری بات کریں تو یہ جائز ہے۔ مثلاً اگر وہ ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیں تو بے شک کریں۔ یا فرض کرو کوئی مقدمہ ہو گیا ہے اور عورت کسی وکیل سے بات کرنا چاہتی ہے تو بے شک کرے اسی طرح کسی جلسہ میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کر سکتی ہے۔ حضرت عائشہؓ کے متعلق تو یہاں تک ثابت ہے کہ آپ مردوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنایا کرتی تھیں۔ بلکہ خود لڑائی کی بھی آپ نے ایک دفعہ کمان کی۔ جنگ جمل میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر سارے لشکر کی کمان کی پس یہ تمام چیزیں جائز ہیں۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال کے اور آنکھ سے رستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جہاں ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے غرض

عورتوں کا مکسڈ مجالس میں جانا

مردوں کے سامنے اپنا منہ ننگا کر دینا اور ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا یہ سب ناجائز امور ہیں لیکن ضرورت کے موقعہ پر شریعت نے بعض امور میں انہیں آزادی بھی دی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے الا ما ظهر منها کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا ہے کہ جو حصہ مجبوراً ظاہر کرنا پڑے اس میں عورت کے لئے کوئی گناہ نہیں اس اجازت میں وہ تمام مزدور عورتیں بھی شامل ہیں جنہیں کھیتوں اور میدانوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ ان کے کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے لئے آنکھوں اور اس کے ارد گرد کا حصہ کھلا رکھنا ہوتا ہے۔ ورنہ ان کے کام میں دقت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے الا ما ظهر منها کے ماتحت ان کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہو گا۔ اور چونکہ انہیں بعض دفعہ پانی میں بھی کام کرنا پڑتا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بھی جائز ہو گا کہ وہ پاجامہ اُٹھا لیں۔ اور ان کی پنڈلی ننگی ہو جائے..... غرض کوئی دقت ایسی نہیں جس کا ہماری شریعت نے علاج نہیں رکھا۔ مگر باوجود اتنے بڑے انعام کے کہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے احکام دے دیئے ہیں۔ اگر کوئی شخص پردہ کو چھوڑتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ قرآن کی ہتک کرتا ہے۔ ایسے انسان سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے احمدی مردوں اور ایسی احمدی عورتوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں یہ کوئی فخر کی بات نہیں کہ فلاں عورت بڑے مالدار آدمی کی بیوی ہے۔ تمہارا فخر اس میں ہے کہ تمہارے فرشتوں سے تعلقات ہوں۔ اور فرشتوں سے وہی لوگ ملتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے کامل فرمانبردار ہوں۔ پس ان لوگوں کی مت پرواہ کرو اور اس بات سے نہ ڈرو کہ اگر یہ لوگ الگ ہو گئے تو کیا ہو جائے گا۔ اگر ان میں سے ایک شخص علیحدہ ہو گا۔ تو اس کی جگہ ہزار آدمی تم میں شامل ہو گا۔ بلکہ ان کی جگہ ہزاروں بڑے بڑے مالدار تم میں شامل ہوں گے۔ اور پھر ان کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی چلی جائے گی۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر تم میں حب پیدا ہو گئی۔ تو تمہارے عمل کو دیکھ کر مسلمانوں کا شریف طبقہ بھی تمہاری اقتداء کرنے پر مجبور ہو گا۔

ؤ —— ؤ —— ؤ

مسئلہ آمد ثانی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایک مختصر جائزہ

کیا انبیاء سابقین میں سے کوئی نبی اُمت محمدیہ کا فرد اور نبی ہو سکتا ہے؟

علماء کرام کے غور و فکر کیلئے ایک حدیث قدسی

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

ا۔ انبیاء سابقین کی وفات کے بارہ میں ارشاد خداوندی

اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو برس قبل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انبیاء سابقین کے بارہ میں واضح اعلان فرما دیا۔

"وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ" (آل عمران ع ۱۵)

کہ حضرت محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے کے تمام نبی اور رسول وفات پا چکے ہیں۔

اِس اعلان خداوندی میں کسی نبی کا استثناء مذکور نہیں۔ کہ وہ بجسدہ العنصری زندہ موجود ہیں۔ اور نہ ہی سارے قرآن مجید میں کسی فوت شدہ نبی کی دوبارہ اصالتاً آمد کا کوئی ذکر موجود ہے۔ جماعت احمدیہ اسی فرمان خداوندی پر صدق دل سے یقین رکھتے ہوئے تمام انبیاء سابقین کی وفات کی قائل ہے۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بنی اسرائیل کے رسول تھے) بھی شامل ہیں۔

۲۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ

مگر مسلمانوں کا ایک طبقہ قرآن مجید کے متذکرہ بالا واضح اعلان کے باوجود اس امر کا قائل ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے ظہور سے قبل آنے والے سب انبیاء کرام وفات پا چکے ہیں۔ سوائے ایک نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ کہ اُن کو اس جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا۔ اور وہ اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ اِس زمانہ میں دوبارہ آسمان سے دنیا میں آئیں گے۔ چنانچہ ایسے طبقہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی دیوبند نے لکھا ہے۔

ا۔ "قرآن میں بتایا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ نہ قتل ہوئے۔ نہ سولی دئے گئے۔ بلکہ اُنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ قادیانی حضرات اسکے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ اسی طرح انتقال فرما چکے۔ جس طرح دوسرے انسان انتقال کرتے ہیں۔"

(تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۲)

ب۔ "حضرت عیسیٰ کو جس وقت اللہ نے نبوت دی تھی۔ اس وقت انہوں نے یہی فریضہ ادا کیا تھا پھر اللہ نے اپنی قدرت سے انہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا اور دُنیا میں اِن کے کارِ نبوت کا اختتام ہو گیا۔" (تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۸)

مگر ہمیں افسوس سے تحریر کرنا پڑتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں یہ امر کہیں بھی مذکور نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا"۔ قرآن مجید کا صحیح فہم نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے مخالف علماء کی طرف سے یہ اضافۂ قرآن یا تحریف قرآن کی ایک خطرناک جسارت ہے۔

۳۔ حضرت مسیح ناصری کی اصالتاً آمد ثانی کا نظریہ

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی اصالتاً آمد ثانی کا عقیدہ رکھنے والے دو علیحدہ علیحدہ نظریات کے حامل ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری جو آسمان پر اب تک زندہ ہیں۔ وہ ہی آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ جن کی ترجمانی عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی نے یوں کی ہے۔ کہ

"احادیث میں اس کی تصریح ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ جو ابھی تک آسمانوں پر زندہ موجود ہیں قیامت سے پہلے دُنیا میں آئیں گے۔ تو نبی کی حیثیت سے آئیں گے۔ نہ اُن پر وحی نازل ہوگی!"

(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۸)

مگر ایک گروہ یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ گو اُن کے زعم میں مسئلہ حیات و وفات مسیح ناصریؑ کے بارہ میں قرآن مجید میں کوئی صراحت نہیں۔ لیکن احادیث کے مطابق اِس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اصالتاً تشریف لائیں گے۔ اور اُن کی اصالتاً آمد بجسدہ العنصری پر اُن کو اتنا یقین و اصرار ہے۔ کہ اُن کا عقیدہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح فوت بھی ہو چکے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو زندہ کر کے لائے گا۔ اس گروہ کی ترجمانی کرتے ہوئے مولانا مودودی صاحب اپنے رسالہ "ختم نبوت" میں رقمطراز ہیں:۔

"بالفرض وہ وفات ہی پا چکے ہوں تو اللہ انہیں زندہ کر کے اُٹھا لانے پر قادر ہے۔"

(رسالہ ختم نبوت صفحہ ۵۵ مصنفہ مولانا مودودی صاحب)

حالانکہ قرآن مجید صاف بیان فرماتا ہے۔

ا۔ "وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ" (سورۃ انبیاء ع ۷)

ب۔ "فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ" (الزمر ع ۳)

یعنی ہر ایک بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے۔ اُسکے لئے فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ اُس کے بسنے والے لوٹ کر اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ نیز خدا تعالیٰ جس شخص کی موت کا حکم جاری کر چکا ہوتا ہے۔ اسکی روح کو روکے رکھتا ہے۔

متذکرہ بالا آیات قرآنیہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وفات یافتہ اشخاص خواہ وہ نبی اور رسول ہی کیوں نہ ہوں۔ اصالتاً اِس دُنیا میں پھر واپس نہیں آسکتے۔ پس مولانا مودودی صاحب غور فرمائیں۔ کہ اگر ان کے خیال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ تو وہ پھر دوبارہ اب زندہ ہو کر اِس دنیا میں کس طرح واپس آئیں گے؟ کیونکہ قادر خدا نے تو خود وفات یافتہ لوگوں کا دوبارہ دنیا میں واپس آنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا! فتدبروا۔

۴۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی روحانی پوزیشن کے بارہ میں اختلاف

اب مسلمانوں میں سے جو لوگ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد ثانی کے قائل ہیں وہ اُن کی روحانی حیثیت کے بارہ میں دو نظریات رکھتے ہیں۔

ایک گروہ کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ اپنی آمد ثانی کے وقت نبی نہیں ہوں گے۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی اُمت ہی کے ایک فرد کی حیثیت سے اپنا کام انجام دیں گے۔ اس نظریہ کے حامل لوگوں کی ترجمانی عامر عثمانی مدیر تجلی دیوبند یوں کرتے ہیں:۔

ا۔ "احادیث کی رُو سے حضرت عیسیٰ کی یہ آمد بحیثیت نبی نہیں ہوگی۔ نہ وہ مسلمانوں کو اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیں گے۔ نہ وہ صاحب وحی ہوں گے۔ نہ کوئی اُمت برپا کریں گے۔"

(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۲)

ب۔ "حضرت عیسیٰ کو جس وقت اللہ نے نبوت دی تھی۔ اُس وقت انہوں نے یہی فریضہ ادا کیا۔ پھر اللہ نے اپنی قدرت سے اُنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور دُنیا میں اُن کے کار نبوت کا اختتام ہو گیا۔ اب اگر اللہ انہیں پھر سے دُنیا میں بایں طور بھیجتا ہے۔ کہ وہ رسول اللہ کی اُمت ہی کے ایک فرد کی حیثیت سے رسالت محمدیؐ کے تابع رہ کر بعض کام انجام دیں۔ تو آخر اس سے حضور کے خاتم النبیین ہونے میں کیا خلل پڑ گیا اور مضمون قرآنی سے ٹکراؤ کیسے لازم آگیا؟"

(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۸)

اس کے برعکس مسلمانوں کے دوسرے گروہ کا یہ نظریہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ اپنی آمد ثانی کے وقت نبی ہوں گے اور اُن پر وحی بھی نازل ہوگی۔ چنانچہ۔

ا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔

"عيسىٰ عليه السلام ينزل فينا حكمًا من غير تشريع وهو نبي بلا شك۔" (فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ ۵۷۰)

یعنی حضرت عیسیٰ ہم میں حکم کی حیثیت سے بغیر شریعت کے نازل ہوں گے۔ اور وہ بلا شک نبی ہوں گے۔

۲۔ نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال فرماتے ہیں کہ:۔

(i) "اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں خلیفہ ہوں گے۔ مگر وہ اپنے

پہلے حال پر نبی اور رسول رہیں گے۔
(حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

ب ۔ نیز نواب صاحب مرحوم نے علامہ جلال الدین السیوطی کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرمایا۔
"مَن قَالَ بِسَلْبِ نُبُوَّتِهِ كَفَرَ حَقًّا كَمَا صَرَّحَ بِهِ السُّيُوطِي فَإِنَّهُ نَبِيٌّ لَا يَذْهَبُ عَنْهُ وَصْفُ النُّبُوَّةِ فِي حَيَاتِهِ وَلَا بَعْدَ وَفَاتِهِ"

یعنی جو شخص یہ کہے کہ مسیح اپنی آمد ثانی کے وقت نبوت سے مسلوب ہو کر آئیں گے۔ نبی نہ ہوں گے۔ وہ کھلا کافر ہے جیسا کہ امام سیوطی نے تصریح کی ہے۔ حضرت مسیح بہر حال نبی ہیں۔ وصف نبوت اُن سے نہ زندگی میں الگ ہو سکتا ہے اور نہ اُن کی وفات کے بعد۔
(حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

ج ۔ علامہ الوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں بحوالہ ابن حجر الہیثمی لکھتے ہیں:۔
"نَعَمْ يُوحٰى إِلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحْيٌ حَقِيقِيٌّ كَمَا فِي حَدِيثِ مُسْلِمٍ"
کہ ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (بعد نزول) حقیقی وحی نازل ہوگی۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے۔
(تفسیر روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۶۵)

قارئین کرام! اس نظریہ کے حامل لوگ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آمد ثانی کے وقت نبی نہ ہوں گے۔ اگر ایک طرف قرآن مجید و احادیث صحیح کی نصوص کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ تو دوسری طرف اس عقیدہ کی وجہ سے حضرت مسیح ناصریؑ کی توہین و استخفاف کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں فرماتا ہے کہ "وَرَسُولًا إِلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ" ۔ (آل عمران ع ۵) وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے اور خود حضرت مسیحؑ کی زبانی اُن کے وصف نبوت کے بارہ میں فرماتا ہے۔
"وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا" ۔ (مریم ع ۲)
کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اور برکت والا بنایا ہے۔ خواہ میں کہیں بھی ہوں۔ اور جب تک میں زندہ ہوں۔ مجھے اُس نے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے۔

ان قرآنی آیات سے یہ امر واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری جب تک زندہ ہیں اور جہاں کہیں بھی ہوں وہ اللہ کے نبی ہیں۔ اور برکت والے وجود ہیں۔ اُن کا وصف نبوت اُن سے جدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حدیث صحیح مسلم میں آنے والے مسیح کو چار مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "نبی اللہ" قرار دیا ہے۔ اور اُن پر وحی نازل ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ (مسلم شریف بروایت النواس بن سمعان)

۲۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کسی ایک نبی کی بھی مثال موجود نہیں کہ کسی نبی کو اُسکی زندگی میں ہی منصب نبوت سے معزول کر دیا گیا ہو۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنی آمد ثانی کے وقت بغیر کسی جرم و خطاء کے منصب نبوت سے مسلوب و معزول ہوں گے۔ اُن کی ذات اقدس کی توہین اور اُن کی شان روحانی کا استخفاف ہے۔ (باقی)

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی
کا
جماعت احمدیہ تیماپور کا تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر

جماعت احمدیہ تیماپور کی خواہش کے پیش نظر اور صدر جماعت احمدیہ جناب محمود احمد صاحب ٹھیکیدار کی دعوت پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ اپنی دونوں بڑی صاحبزادیوں اور عزیزم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سمیت ۶ بروز اتوار ساڑھے بارہ بجے تیماپور تشریف لے گئے۔ خاکسار منظور احمد اور برادرم مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب بھی ہمراہ تھے۔ جماعت تیماپور نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ مکرم صدر صاحب کے مکان پر چند منٹ گزار کر آپ مسجد احمدیہ تشریف لے گئے جہاں ایک تربیتی جلسہ آپ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آپ نے جماعت سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک عربی نظم لکھی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو اس نظم کو یاد کرے گا۔ اس کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھر دی جائے گی۔

اسی نظم میں آپ فرماتے ہیں:۔

إِنَّ الْفَضْلَ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانٍ

کہ فضیلت۔ بزرگی انسان کی نیکیوں۔ اس کی خیرات اور تقویٰ طہارت کی زندگی کی بنا پر ہے نہ کہ لمبی عمر پانے یا پہلے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑائی اور بزرگی کا معیار صرف تقویٰ ہے نہ کہ عمر یا دولت۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا مقام کتنا ارفع۔ اعلیٰ اور اکمل ہے۔ حالانکہ آپ زمانہ کے لحاظ سے سب سے بعد میں آئے۔

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور بلند مقام کا ذکر تفصیل سے فرمایا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھ کر کہ:۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ۔ محمدؐ ہست برہان محمدؐ

اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ تذلل اور انکساری اور عاجزی ہی وہ جوہر ہے کہ انسان کو اعلیٰ مقام پر کھڑا کر دیتا ہے۔ دیکھو پھلدار درخت کی شاخیں ہمیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور بے ثمر درخت کی شاخیں اوپر اٹھی رہتی ہیں۔ پس فیض رساں وجود بننے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی بھلائی کی ضرورت ہے۔ جب ایسی زندگی انسان گزارے تو خدا تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی کبریائی کا اقرار کرتے ہوئے اس کے آستانہ پر جھکو اور اپنی عاجزی کا اقرار کرتے ہوئے۔ اس کی مخلوق کی بھلائی میں اپنی زندگی گزارو۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مکرم محمود احمد صاحب مجیب شیر کے مکان پر اُن کی درخواست پر تشریف لے گئے اور دُعا فرمائی۔ اور قریباً دو بجے احباب سے ملاقات کر کے یادگیر کیلئے روانہ ہوئے۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر اور السلام علیکم کی بلند صداؤں کے درمیان الوداع کیا اور یہ مختصر قافلہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ پونے چار بجے بخیریت یادگیر پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت سے اس دورہ کے بابرکت اثرات مترتب ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرمہ فریدہ مستور صاحبہ آف ماریشس ان دنوں کلکتہ میں B.A. آنرز انٹرمیڈیٹ میں کا امتحان دے رہی ہیں۔ اسی طرح مکرم عبدالحمید صاحب جگو آف ماریشس بھی ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ انکا امتحان دسمبر میں ہو رہا ہے۔ جملہ درویشان کرام اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہر دو کو اُنکے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور دینی و دنیوی برکات، وحسنات کا وارث بنائے آمین ۔ خاکسار ۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

۲۔ برادرم کے۔ اے نذیر احمد صاحب مالا باری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان حال مقیم کالیکٹ شدید طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹری علاج جاری ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز کی شفاء کاملہ صحت و تندرستی کے لئے دُعا فرمائیں۔

اسی طرح برادرم کے۔ ایم۔ نسیم احمد صاحب مالا باری کے والد محترم گزشتہ چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب کرام سے انکی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رحمت اللہ صاحب آف بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ زچہ بچہ کی خیر و عافیت صحت و تندرستی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ۔ عنایت اللہ خادم سلسلہ۔

۳۔ میری بھتیجی محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد حشمت اللہ صاحب کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ انکو ایک عرصہ کے بعد اولاد دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ مذکورہ کی صحت اور خیر و خوبی کے ساتھ زچگی ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ عزیزہ مذکورہ نے درویش فنڈ میں ۵/ پانچ روپیہ چندہ بھی دیا ہے۔ خاکسار۔ محمد رحمت اللہ سیکریٹری مال چندہ پور۔

۴۔ خاکسار امسال آئی۔ ایس سی۔ اور میڈیکل ٹیسٹ کا امتحان دے رہا ہے جو ساتھ ساتھ ہیں۔ احباب سے خاکسار کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ آفتاب عالم غازی پور۔

شذرات

از مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی درویش!

۱۔ سرینگر ٹائمز سرینگر نے اپنی ۱۸ر جولائی کی اشاعت میں "شراب خانے میں جماعت اسلامی کی پریس کانفرنس" کے عنوان سے یہ خبر دی ہے کہ

"جماعت اسلامی کے اشرف صحرائی نے آج پیمپیئر بار میں پریس کانفرنس بلائی اور حلقہ گاندربل میں ہوئی مبینہ انتخابی دھاندلیوں پر بیان دیا۔ یاد رہے یہ پیمپیئر سرینگر کا مشہور شراب خانہ ہے جہاں رقص و سُرور کی محفلیں ہر شام سجتی ہیں"

غالباً اشرف صحرائی صاحب حلقہ گاندربل میں اپنے امیدوار کی عبرت انگیز ناکامی کا غم غلط کرنے گئے ہوں گے۔ اور شراب خانے کو روانہ ہوتے وقت انہوں نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرکے یہ بھی کہا ہوگا کہ ؎

میں چلا شراب خانے جہاں کوئی غم نہیں ہے
جسے دیکھنی ہو جنّت مرے ساتھ ساتھ آئے

۲۔ خبر ہے کہ امریکن خلائی جہاز اپالو اور روسی خلائی جہاز سویوز خلاؤں کی رفعتوں میں حسب پروگرام آپس میں مل گئے ہیں۔ خلا نوردوں نے باہم معانقے اور مصافحے کئے اور باری باری ایک دوسرے کے خلائی جہازوں میں داخل ہوئے۔ اسے تاریخ عالم کی عظیم ترین کامیابی بھی قرار دیا جا رہا ہے۔ اور عظیم ترین ملاپ بھی۔

بات واقعی عظیم بھی ہے اور تاریخی بھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب ہم ان دونوں قوموں کے مزاج پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ اور دونوں کی سیاسی نبضوں پر ہاتھ رکھتے ہیں تو معاملہ بہت الجھ جاتا ہے۔ عرصہ دراز سے ان دونوں قوموں نے اپنی سیاسی افسوں کاریوں سے دنیا کی تمام دوسری اقوام کو بیوقوف بنا رکھا ہے اور ساتھ ہی امن کی تسبیح پھیرتے ہوئے ایسے ایسے دہشت آفرین اور تباہ کن ایٹمی ہتھیار تیار کر رہی ہیں جن کے تصور ہی سے موت مجسم ہو کر سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔ اور آج دنیا میں یہی دونوں قومیں ایک دوسرے کے خلاف پنجہ آزمائی کے لئے خفیہ تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور بلاشرکت غیرے ساری دنیا پر قبضہ کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ ان خلا نوردوں کے ملاپ کا ڈرامہ بھی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ؎

لڑتے ہیں جاکے باہر یہ شیخ اور برہمن
پیتے ہیں میکدے میں ساغر بدل بدل کر

۳۔ پاک و ہند کے مشہور شاعر جوش ملیح آبادی نے اپنی سوانح عمری "یادوں کی بارات" کے نام سے کچھ عرصہ قبل شائع کی تھی۔ اسے معاصر روزنامہ "پرتاپ" جالندھر قسط وار شائع کر رہا ہے۔ یہ سوانح عمری مرتب اور شائع کرنے کی افادیت جوش کے نزدیک کیا تھی۔ ہم اسے قطعاً نہیں سمجھ سکے۔ اتنا نامور شاعر اگر اس قماش کی فحش نویسی کرے تو جائے تعجب ہے۔ ہم ان کی فحش نویسی اور عریانیت پسندی سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ان کی "اسلامیت" کی ایک جھلک دکھانا چاہتے ہیں ملاحظہ ہو:۔

"جہاں تک کہ روزہ رکھنے کا تعلق ہے رمضان ہمارے گھر آتا ہی نہیں تھا لیکن جہاں تک کہ افطار و روزہ کھولنے کا تعلق ہے رمضان ہمارے گھر میں اس دھوم دھام سے آتا تھا کہ اور کہیں آتا ہی نہ ہوگا۔ ہمارے آباء و اجداد اس قدر پکے مسلمان تھے کہ تمام دینی انجمنوں کو ہر ماہ چندے دیا کرتے تھے اور اسلام کے نام پر تن من دھن قربان کر دینے پر ہر وقت آمادہ رہتے تھے لیکن اعمال کے اعتبار سے رئیس زیادہ اور مسلمان بہت ہی کم تھے۔ اسی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کے باوجود ہمارے گھر میں دس بارہ قسم کی افطاری پکائی جاتی" (پرتاپ ۱۹ر جولائی ۱۹۷۵ء)

اس سوانح عمری "یادوں کی بارات" کو اگر چند سال قبل شائع ہونے والی سوانح عمری "ناقابل فراموش" مصنفہ سردار دیوان سنگھ مفتون کے سامنے رکھا جائے تو ایک طرف انتہائی بلند کرداری اور دوسری طرف انتہائی اخلاقی پستی نظر آتی ہے۔ کاش! جوش صاحب اپنی شہرت اور ناموری کے مطابق کوئی علمی ادبی کارنامہ انجام دیتے!

۴۔ لکھنؤ کے اخبار "قومی آواز" نے ایک بڑی دلچسپ خبر اپنی ۱۵ر جون کی اشاعت میں "دیوبندی بریلوی بھائی بھائی" کے عنوان سے شائع کی ہے۔ خبر یہ ہے:۔

"گورکھپور ۱۴ر جون۔ مئو پولیس نے ان لوگوں کو وہ سزا دی جو عام طور پر پرانے زمانے میں اُستاد شاگردوں کو دیا کرتے تھے۔ جو گذشتہ ہفتہ اودری گاؤں میں دیوبندی بریلوی بلوہ میں پکڑے گئے تھے۔ پولیس نے حوالات میں دیوبندی اور بریلوی ماخوذین سے کان پکڑوا کر اُٹھک بیٹھک کروائی۔ دیوبندی بریلوی بھائی بھائی کے نعرے لگائے جاتے۔ اسی کے ساتھ دوسری آواز یہ بلند ہوتی۔

"آپس میں ہم نہیں لڑیں گے"

خبر اپنی جگہ اتنی دلچسپ ہے کہ اس پر مزید کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہمیں خبر کا یہ پہلو بہت ہی دردناک اور عبرت انگیز ہے کہ کم اندیش علماء نے معمولی فروعی اختلافات کو ہوا دے دے کر سادہ لوح مسلم عوام کو ایک ایسی ڈگر پر ڈال دیا ہے جس پر چل کر وہ دوسرے اہل مذاہب کے لئے اضحوکہ بن گئے ہیں۔ ان کی صفیں منتشر ہو گئی ہیں۔ اور آسمان سے لٹکی ہوئی خدا کی رسّی ہوا میں جھول رہی ہے اور مسلمانوں کے ہاتھ اسے پکڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

دینی و تربیتی کلاس

الحمد للہ مورخہ ۲۰ر جولائی بروز اتوار لجنہ اماء اللہ مدراس کو دینی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں ہمارے مبلغ مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" پر تقریر کی۔ اور بہنوں کو تامل اور اُردو میں نوٹس لکھوائے۔

انشاء اللہ اس کلاس کا پروگرام ہر ماہ رکھا جائے گا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب کرے۔ آمین۔ خاکسارہ

عزیزہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مدراس

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے بڑے لڑکے سید کمال الدین نے اس سال ایم۔ اے انگلش کا فائینل امتحان دیا ہے۔ دوسرے لڑکے بشیر الدین نے شارٹ ہینڈ کا امتحان دیا ہے۔ اور تیسرے لڑکے نے میٹرک کے کمپارٹمنٹ کا امتحان دیا ہے۔ ان سب عزیزان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید جلال الدین صدر جماعت لسنہ۔

۲۔ میں اپنے اور اپنے اہل خاندان کی جملہ پریشانیوں کے دور ہونے مشکلات کے آسان ہونے اور تمام حاجات کے جلد پورا ہونے اور حسنات دارین کے حصول کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار۔ محمود مجیب اصغر انجینئر (بھیرری) میرپور کشمیر۔

۳۔ میرے لڑکے نعیم احمد نے میڈیکل کالج میں داخلہ لینے کیلئے مقابلہ کا امتحان دیا ہے۔ میں اپنے تمام بھائیوں، بہنوں اور درویشانِ قادیان سے درخواست کرتی ہوں کہ نعیم احمد کی نمایاں کامیابی کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انکی ساری مشکلوں کو دور کرے اور اُن کا داخلہ اس سال میڈیکل کالج میں آسانی کیساتھ ہو جائے۔ آمین۔ خاکسارہ۔ عذرا شمیم آرہ۔ بہار۔

۴۔ میرے بھتیجے محترم محمد ساجد قریشی سلمہ جو کہ تعلیم حاصل کرنے کینیڈا گیا ہوا ہے۔ نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ سب کی دُعاؤں سے P.H.D میں بیٹھنے کیلئے پروپوزل جمع کر کے P.H.D. میں شامل ہونے کی منظوری حاصل کر لی ہے اُس کی اعلیٰ کامیابیوں اور دینی اور دنیوی ترقیات کیلئے تمام بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں اعانت بدر۔ شکرانہ فنڈز، رصد تہ ۲۲

۲۳۔ میں پانچ پانچ روپے جمع کرائے ہیں۔ خاکسار۔ ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہان پور۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

(۱) - جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۹۸۹ء سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں۔ جس کے لئے ہر محلّہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری حصّہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) - دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) - کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۂ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے۔ اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) - تسبیح و تحمید، درود شریف اور استغفار ۳۳، ۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) - مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) - رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) - اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

تسبیح و تحمید:- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

درود شریف:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

جماعت احمدیہ یادگیر کا تربیتی جلسہ

اور

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر)

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کی مبارک آمد کے موقع پر جماعت احمدیہ یادگیر کی جانب سے ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ چنانچہ مورخہ ۲۶ کو بروز ہفتہ قریباً آٹھ بجے شب بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ جو اخویم مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے کی اور بعد ازاں عزیزم فضل احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعائیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

پہلی تقریر مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی تھی۔ جس میں آپ نے مسلم اکابرین کے خیالات جو انہوں نے اہل اسلام کی زبوں حالی، بے بسی کے بارے میں گاہے گاہے ظاہر کئے اور اسی طرح اسلام کی کس مپرسی کے متعلق جن آراء کا اظہار کیا۔ بیان کیا اور اسی ضمن میں بعض یورپین مستشرقین، منکرین کے ان خیالات کو بھی پیش کیا۔ جو وہ اسلام اور اہل اسلام کے بارے رکھتے تھے۔ اور بیان کیا کہ ایسے وقت میں جبکہ اسلام جانکنی کے عالم میں تھا۔ اور کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ ایک روح تڑپی اور احیائے اسلام کا کام اپنے ذمہ لیا۔ اور پھر دینِ اسلام کو زندہ کر کے دکھا دیا۔ ہم اس خدا تعالیٰ کے برگزیدہ پر ایمان لائے۔ اس ایمان کی صورت میں ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جن کو ادا کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ آپ نے وضاحت سے ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور جماعت کو ان سے عہدہ برآ ہونے کی خصوصی تلقین کی۔

دوسری تقریر خاکسار منظور احمد کی تھی۔ دوران تقریر بنے قبل بعثت مسیح موعودؑ کے وقت کے حالات کو بیان کرتے ہوئے۔ سیدنا حضرت اقدس مہدی معہود علیہ السلام کی ابتدائی حالت عوامی مخالفت علماء وقت کی سرتوڑ کوششوں۔ مخالفتوں۔ ایذا رسانیوں کا ذکر بتاتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے مقاصد میں کامیابی کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ دشمن یہ کہتا تھا کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب کی ذریت، ذریت۔ قریباً تین سال تک منقطع ہو جائے گی۔ اور کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔ دوسری جانب اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذریت اور جماعت کی شاندار ترقیات کی پیشگوئیاں فرمائیں اب تجزیہ آپ خود کر لیں۔ یہ عظیم الشان نشان ہے اس بصیرت افروز آنکھ کیلئے جو نور رکھتی ہے۔ اور بتایا کہ ہماری نوّے سالہ تاریخ کا ایک ایک دن۔ ایک ایک گھڑی اور ایک ایک لمحہ معجزات اور نشانات سے بھرا ہوا ہے۔

ازاں بعد خاکسار نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے علم میں لانے کیلئے کہ قرآن کریم کی تعلیم اور تربیت کا کیا انتظام ہے مختصر رپورٹ پیش کی اور یقین دلایا کہ انشاء اللہ اس کو جاری رکھا جائے گا۔ اس کے بعد خاکسار نے بعض قومی اور جماعتی ضروریات کو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں رکھتے ہوئے۔ انکی تکمیل کیلئے مرکزی تعاون حاصل کرنے کی درخواست کی۔

خاکسار کے بعد محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ نے نہایت اچھے اور عمدہ پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ الٰہی جماعتیں اپنے دور میں بڑے بڑے عجیب کام انجام دیتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حسین اور پیارے جلوے الٰہی جماعتوں کیلئے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں الٰہی جماعتوں کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور پیچھے نہیں ہٹتا۔ مشکلات اور غموں کا آنا ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوتا ہے۔ جب تک کسی جماعت پر ابتلاء نہیں آتے وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ آزمانا چاہتا ہے۔ کہ میری محبت کا دم بھرنے والی قوم اس راہ میں کتنی قربانی کر سکتی ہے۔

ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جیسے جسمانی زندگی کیلئے پانی، غذا اور ہوا کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ نے ہی یہ قانون بنایا ہے۔ اسی طرح روحانی زندگی کیلئے روحانی پانی۔ روحانی غذا کی ضرورت ہے۔ روحانی صحت کیلئے صفائی (بقیہ کالم ۳ پر)

(بقیہ کالم ۳ کا) نمازیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سب شامل ہے۔

آپ نے فرمایا دوسری بات یہ کہنی چاہتا ہوں۔ کہ محبت بڑے بڑے کام کرا دیتی ہے۔ انسان بیوی۔ بچوں کی پرورش کیلئے اور پھر بچوں کو تعلیم دلانے کیلئے انتہائی محنت، مشقت کر کے مزدوری کرتا اور قرض بھی لیتا ہے۔ یہ سب کچھ محبت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ فرمایا مختلف لوگوں کو مختلف قسم کے شوق ہوتے ہیں۔ کسی کو گھڑی کا شوق کسی کو اچھا کپڑا پہننے کا شوق کسی کو جوڑنے کا شوق۔ اور وہ اپنے ان چیزوں کے حاصل کرنے اور ان شوقوں کو پورا کرنے کیلئے پوری تگ و دو اور محنت کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک بات بیان کی ہے۔ کہ ایک طرف خدا اور خدا کا رسول ہے۔ اور دوسری طرف تمہارا خاندان بیوی بچے ہیں۔ ہم یہ معیار محبت بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے مقابل پر تمہیں یہ چیزیں عزیز ہیں۔ تو یہ جائز نہیں۔ اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ خدا اور خدا کے رسول کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ تو اخلاص محبت۔ نیت اور دل کی کیفیت کو دیکھتا ہے۔ اس کی نگاہ تو تمہارے دلوں پر ہے۔ پس اصل چیز اخلاص۔ محبت الٰہی۔ محبت رسول اور تقویٰ ہے۔ جو قربانی کو قبول کرواتا ہے۔

اگر دین مقدم ہے تو ایمان ہے اور اگر ان چیزوں کو مقدم نہیں رکھیں گے تو ایمان بھی نہیں رہے گا۔ پس ان چیزوں کے مقابل پہ خدا اور اس کا رسول مقدم ہونا چاہیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام ہمارے سامنے ہے قربانیوں کے نتیجہ میں ان کو کتنا بلند مقام حاصل ہوا۔ حضرت عمرؓ کا مقام ہمارے سامنے ہے۔ قربانیوں کے نتیجہ میں کتنا شاندار مقام حاصل ہوا۔ جو پہلے قربانیاں کی جاتی ہیں۔ وہ بنیاد بنتی ہیں۔ آئندہ قربانیوں کیلئے اور پہلوں نے جو کام کیا ہے۔ اس کو سامنے رکھ کر نمونہ بنا کر اور زیادہ کام کرنا ہے نہ کہ پہلوں کے کام کو بھی ختم کر دینا ہے۔ بلکہ اس کو ترقی دینی ہے اور کمال تک پہنچانا ہے پس خدا تعالیٰ اور اسکے رسولؐ اور اسکے قائم کردہ ضرورت کو مقدم رکھیں اور قربانیاں کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے احسانات اور فضلوں کا شکر بجا لائیں۔ ایسا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ جیسے صحابہؓ نے شکر ادا کیا اور اسکے نمونے ہمارے سامنے ہیں۔ ہماری دماغی صلاحیتیں۔ ہماری صحت اور ہمارا مال سب اسی کی راہ میں خرچ ہونا چاہیئے۔ اور ہمارا ہر قدم پہلے قدم سے آگے بڑھنے والا ہو۔ آمین۔

ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے لمبی اور پرسوز دُعا فرمائی اور یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسری قسط

ربوہ اور قادیان کے متعلق

امریکن احمدی زائرین کے ایمان افروز تاثرات

ترجمہ از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان

تاثرات بہن نعمہ امینی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ

گہرے عجز وانکسار اور ناقابل بیان محبت کے جذبات کے ساتھ میں حمد الٰہی کا ترانہ گاتی ہوں کہ مجھے اس نے موقعہ عطا کیا اپنے وطن - ربوہ - جانے کا مجھے یہ امر مطلوب تھا کہ میں ربوہ دیکھوں، اسے محسوس کروں اور اسکا اثر جذب کر لوں۔

ربوہ میرا وطن کیونکر ہوا جبکہ میں نے وہاں سے دس ہزار میل دور ولادت پائی اور پرورش پائی تھی؟ — اس لئے کہ اس مرکز میں مجھ پر کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرا کہ میں نے اپنے تئیں ایک خاندانی وحدت کا فرد محسوس نہ کیا ہو، ایسی وحدت جو پرورش کرتی علم وقوت اور استقامت بخشتی ہے اور ایک جائے پناہ عطا کرتی ہے۔

مرکز میں کام کرنے والوں کی معیت میں مختصر قیام نے ایمان وجدوجہد کے بارے میں میرے خیالات میں ایک نئی وسعت پیدا کر دی۔ ایسا ایمان باللہ جو مایوسی کے نام سے شناسا نہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی جدوجہد جو کسی شکست کو تسلیم نہیں کرتی، مجھے حاصل ہوئی۔ جن کو میں نے بارہا مشاہدہ کیا۔ سرگودہ - گوجرانوالہ دونوں ان اڑہائی صد شہروں میں سے تھے جہاں گذشتہ موسم گرما میں احمدیوں کے خلاف بربریت کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ جو احمدی بچ رہے تھے جب انہوں نے ان ہنگاموں کی تفاصیل مجھے بتلائیں تو میرے جذبات میں تیزی آتی گئی۔ اور یکے بعد دیگرے پہلے دہشت، پھر غصہ، قلبی اذیت، ہمدردی اور بالآخر حیرت کے جذبات پیدا ہوئے۔ راکھ اور ملبہ کے ڈھیروں میں کھڑے میں نے کوشش کر کے اپنے آنسو روکے۔ میں کیونکر آہ وفغاں کرتا جبکہ یہ احمدی احباب جن میں سے بعض آتشزدگی کے نتیجہ میں سات سات کی تعداد میں ایک ایک کمرہ میں رہائش رکھتے تھے۔ متبسم چہروں کے ساتھ میرے لئے چائے تیار کر رہے تھے۔

جلسہ سالانہ میں ایک شاعر نے کہا تھا کہ مظلوم افراد اپنی تکالیف کا زیادہ اظہار نہ کریں۔ انہوں نے اپنے غم کے شگاف کو بھی کر ختم کر ڈالا ہے۔ اور وہ اسے بیان نہ کریں گے۔ جو مصیبت ان پر وارد ہوئی، رحمتِ خداوندی تھی اور اللہ تعالیٰ ہی سے مظلوموں کو استعانت کرنی چاہئے ان کے جیسا سی مکانات اور پندرہ دکانیں جو گوجرانوالہ میں اتنی تعداد میں تھی، لوٹ کر نذرِ آتش کر کے خاکستر کر دئے گئے تھے۔ صرف اس ایک شہر کا جائیدادوں کا نقصان ایک کروڑ روپے کا ہوا تھا۔

اپنے پیارے اقارب کے شہادت پا جانے کے باوجود ان کے پائے استقامت میں تزلزل واقع نہیں ہوا۔ مجھے میدانِ شہادت کو قرب سے جھانکنے کا موقعہ ملا اور میں جو اسباق بالواسطہ سیکھ رہی تھی۔ انہوں نے میرے دل میں شدید ہلچل مچا دی تھی۔ محترم امیر صاحب جماعت گوجرانوالہ شہید ہونے والے بھائیوں کے جذبۂ قربانی کی باتیں سناتے تھے۔ وہ ان کی مجلسِ عاملہ کے ارکان تھے۔ اور مسجد احمدیہ اور اپنے مکانوں کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ میں ورطۂ حیرت واستعجاب میں غرق کیوں نہ ہوتی جبکہ میں تازہ جرأت وعزم کی جھلک ان شہداء کے پسماندگان — اہل وعیال اور والدین — کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ ؟ اس شہر کے لوگوں کا یہ عزم تھا کہ اس نہایت تباہ کن طوفانِ تشدد کے بعد کوئی احمدی ان کے درمیان مقیم رہنے کی جرأت نہ کر پائے۔ لیکن دوسری طرف بچ جانے والے احمدی جنونی ہجوم کے پیدا کردہ کھنڈرات پر ہی از سرِ نو اور اس بار لوہے، اور کنکریٹ کی وسیع تر اور مضبوط تر عمارات تعمیر کر رہے ہیں۔ کیا ہی صبر اور حوصلہ مندی اور عزمِ راسخ ہے! میں عالمِ تصور میں ان کی آماجگاہ جنت میں دیکھ رہی تھی۔

میں نے عفو ودرگذر کا سبق سیکھا۔ میرے سوال پر امیر صاحب محترم نے بتایا کہ ان ہمسایوں سے جو چند ماہ پہلے ہمیں قتل کرنے کیلئے کوشاں ہجوم میں شامل تھے اور جنہوں نے حقیقتاً ہمارے بھائیوں کو شہید کیا تھا ہمارے تعلقات خوشگوار اور دوستانہ ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کر لیتے ہیں۔ حضور نے ہمیں تلقین فرمائی تھی کہ ہم نفرت کے زہر سے احتراز کریں اور یہ بھی فرمایا تھا کہ ایذا دہندگان سے ہمیں شفقت کا بھی سلوک کرنا چاہئے۔ کیا معلوم ان میں کوئی خالد بن ولیدؓ ہو۔ محترم امیر صاحب نے یہ بھی بتلایا کہ رحم خداوندی اور حضور کی قوت ومشورہ نے احمدی مظلومین کو نفرت وجذبۂ انتقام سے محفوظ رکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابیؓ کی ایک پوتی نے مجھے بتایا کہ میرا دادا جی کو خواب میں بتایا گیا تھا کہ احمدی حملہ آوروں کو معاف کر دیں اور اُن کے لئے دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ایذا دینے والوں سے خود ہی نپٹ لیگا۔

ان ہنگاموں کے بعد قدرتِ خداوندی سے پاکستان کے ملک پر مصائب کا ایک دَور شروع ہوا۔ پہلے تو ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو جو کہ جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا شمالی پاکستان کے پہاڑی علاقوں میں ایک مصیبت نازل ہوئی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق چھ ہزار سے زیادہ تعداد میں لوگ زندہ درگور اور سولہ ہزار افراد بے خانماں ہوئے۔ پٹن نام کا قصبہ صفحۂ ہستی سے نابود ہو گیا۔ چار ہفتوں تک پاکستان میں بھونچال کے شدید جھٹکے آتے رہے اور اخبار "پاکستان ٹائمز" کے مطابق جھٹکوں کے تسلسل نے سائنس دانوں کے ہوش بُھلا دئے ہیں۔ اس اثناء میں حضور نے تیس ہزار روپیہ کی پہلی قسط ان زلزلہ کا شکار ہونے والوں کے لئے ارسال فرمائی۔ اسوقت تک امریکن احمدیوں نے بھی چار صد ڈالر پیش کئے ہیں۔

قربانی، خدمت، فرض شناسی، تواضع اور مہمان سے شفقت کریمانہ، مرکز کے ممتاز خصائص ہیں لیکن میرے نزدیک مرکز میں ایک روح اور ایک بنیادی وصف ہے۔ جو دیگر تمام اوصاف پر حاوی اور ان کا سرچشمہ ہے۔ اور یہ وصف غیر ملکی زائرین کے جذبات کو گہرے طور پر متاثر کرتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جوان احمدی مَردوں نے جب جلسہ سالانہ سے واپس آکر احباب کو اپنے تاثرات سُنائے ہیں تو باتیں کم کرتے ہیں اور آہیں زیادہ بھرتے ہیں۔ ابتداً میں اس وحدت اور اس قوت سے واسطہ پڑتا ہے تو اسکی یہ تمہارے لئے اجنبی سی ہے، پھر تمہیں کھڑا کر دیتی ہے۔ تم پر طاری ہو جاتی ہے اور بالآخر تمہاری روح کے مرکز میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ وصف اور یہ روح جس کا ذکر کر رہی ہوں محبت ہے اور محبت، صداقت کے ساتھ مل کر اس جہان کی قوی ترین طاقت ہے حضور نے جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ:۔

"جب اس دنیا کے لوگ ہمیں دیکھتے ہیں تو وہ ہماری آنکھوں میں تمام نوعِ انسانی کے لئے محبت کی چمک پاتے ہیں۔ ہماری آنکھیں محبت کے دکھ سے رہیں۔ جب ہماری محبت کا سمندر، محبت ورحم کے الٰہی سمندر کے ساتھ متحد ہو جائے تو یقیناً ان سمندروں میں تمام دنیا کی نفرتوں اور حسدوں کو غرق کر دیں گے۔"

اس وقت بھی دنیا کے حسّاس دل اس مرکز میں پائی جانے والی محبت سے پرورش پاتے ہیں۔ ان دلوں کو اس محبت سے رابطہ پیدا ہو کر وہ اسے جذب کرتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے اپنے ملکوں کو واپس جائیں گے تو انشاء اللہ اس کا ایک حصہ دوسروں تک پہنچا دیں گے۔ ربوہ کی سرگرمیوں کو میں نے ایک نئی اسلامی تہذیب وتمدن کی بنیاد پایا ہے۔ اور جو مساعی اور جدوجہد میں نے وہاں مشاہدہ کی ہیں، وہ انشاء اللہ نوعِ انسان کو عبادتِ خدائے واحد ویگانہ کے لئے کھینچ لائیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے گھر کو نور سے بھر دیا ہے۔ اور دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے یہاں تک کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ (باقی)

درخواست دُعا

مکرم سیٹھ [illegible] صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اور علاج کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست کرتا ہوں۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وسلامتی والی عمر عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

بشارت احمد جنرل [illegible]

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ (سکریٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۶۲ ام ا۔ میں شمیم پروین۔ زوجہ مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ۔ قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں حق مہر /۱۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند قابل ادا ہے۔ اور زیور کانٹے طلائی قیمتاً اندازاً /۹۰ روپیہ صرف اس کے علاوہ کوئی زیور یا نقدی نہیں ہے۔ اس طرح میری کل منقولہ جائیداد /۱۵۹۰ روپیہ کی ہوگی۔ آئندہ بھی اگر کوئی کسی وقت پیدا ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس جائیداد /۱۵۹۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ شمیم پروین۔ گواہ شد۔ عبدالکریم ملکانہ خاوند موصیہ۔ حق مہر مبلغ /۱۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ عبدالکریم ملکانہ۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔

وصیت نمبر ۱۶۳ ام ا۔ میں امۃ الرحمٰن۔ بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۱۷ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵-۰-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میٹرک پاس کر کے گھریلو امور سرانجام دے رہی ہوں۔ مجھکو میرے والد صاحب سے ہر ماہ پانچ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کرونگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دونگی۔ اور اس جائیداد یا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ الرحمٰن۔ گواہ شد۔ منیر احمد خادم مدرس مدرسہ احمدیہ گواہ شد۔ بشیر احمد خادم درویش والد موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۶۴ ام ا۔ میں وی عبدالرحیم۔ ولد سی فخرالدین صاحب۔ قوم احمدی۔ پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کوڈالی حال بمبئی۔ ڈاکخانہ کوڈالی۔ ضلع کیننانور۔ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵-۲-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

ایک قطعہ زمین بمقام کوڈالی ضلع کیننانور مالیتی /۵۰۰ روپے (جو کہ میری اپنی ملکیت ہے) اس کے علاوہ میری اپنی ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ میرا ایک چھوٹا سا کارخانہ پلاسٹک ہینڈ بیگ ہے۔ جس سے مجھے تقریباً /۶۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ انشاء اللہ میں تا زندگی اپنی آمد کے مطابق ماہوار ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اپنی جائیداد غیر منقولہ مالیتی /۵۰۰ روپے کا بھی ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ ادا نہ کر سکا تو میرے ورثاء سے میری جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصول کرنے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ وی عبدالرحیم۔ گواہ شد۔ شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بمبئی۔ گواہ شد۔ جلال الدین انسپکٹر بیت المال آمد نزیل بمبئی

وصیت نمبر ۱۶۶ ام ا۔ میں حسینہ بیگم۔ زوجہ مستری علی محمد صاحب۔ قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج ۷۵-۳-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔

میری منقولہ جائیداد کی تفصیل یہ ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار /۱۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند محترم۔ ایک گلے کی چوکڑی طلائی وزنی نصف تولہ قیمتی /۲۵۰ روپیہ کل مبلغ /۱۲۵۰ روپے۔ میں اپنی اس کل جائیداد مبلغ /۱۲۵۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر آئندہ کوئی جائیداد بناؤنگی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گی۔ میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ حسینہ بیگم (بحروف انگریزی)۔ گواہ شد۔ مستری علی محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔

وصیت نمبر ۱۶۷ ام ا۔ میں عائشہ بیگم زوجہ میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم۔ قوم شیخ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۴۳ء۔ ساکن کلکتہ۔ ڈاکخانہ کلکتہ ۱۳۔ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی۔ الف۔ چوڑیاں اٹھارہ عدد۔ ب۔ کانوں کے بندے ایک جوڑی جملہ وزن اندازاً ۱۹ تولہ قیمت بارہ ہزار روپیہ اندازاً۔

۲۔ نقد مبلغ پانچ ہزار روپیہ۔ زیورات مذکورہ اور نقد رقم کی ملکیت اندازاً سترہ ہزار روپے ہوتی ہے۔ میں بحالت تندرستی وبقائمی ہوش وحواس اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

۳۔ سرمایہ۔ اس وقت میرا ڈیڑھ لاکھ روپیہ سرمایہ میرے بچوں کے کاروبار واقعہ کلکتہ میں لگا ہوا ہے۔ اس سے جو ماہوار آمدنی مجھے ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مکان۔ ۱۰ کولوٹولہ اسٹریٹ واقعہ کلکتہ ۱۳ کئی حصہ داروں کا مشترکہ ہے۔ اسمیں ۱/۴ حصہ میرا ہے۔ مگر دوسرے حصہ دار جن کا اسوقت اس پر قبضہ ہے اسکا ہر قسم کا کرایہ وغیرہ وہی وصول کرتے ہیں مجھے کچھ نہیں دیتے ہیں۔ اسمیں سے جب اور جو آمد بھی مجھے ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مذکورہ بالا مکان میں جو میرا ۱/۴ حصہ ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ عائشہ بیگم۔ گواہ شد۔ محمد واحد بانی فرزند موصیہ۔ گواہ شد۔ مظہر احمد بانی فرزند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۶۸ ام ا۔ میں دلاور خان ولد بہادر خان صاحب درویش۔ قوم راجپوت۔ پیشہ کلرک۔ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اسوقت صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بمشاہرہ /۱۳۰ روپے ملازم ہوں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اسکے بعد میں جو بھی جائیداد یا آمدن پیدا کرونگا۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ دلاور خان۔ گواہ شد۔ [illegible] احمد موصی ۱۳۱۲۔ گواہ شد۔ سید عبدالمنصور۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا یادگیر میں ورود مسعود

بقیہ صفحہ اوّل

بھائی شہید بھی ہوئے۔ لوٹے بھی گئے اور معجزانہ رنگ میں بچائے بھی گئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بچانا چاہتا تھا۔ ان کو اس نے معجزانہ رنگ میں بچایا۔ جن کی قربانی لینا چاہتا تھا۔ ان کی قربانی لی۔ کوئی اعتراض کرنے والا اعتراض کر سکتا ہے کہ اس نے سب کو کیوں نہیں بچایا۔ دراصل اس میں بھی حکمت ہے۔ خدا تعالیٰ نے دونوں نمونے دکھانے تھے۔ ایک طرف تو قربانیاں کروا کر اور قربانیاں لے کر صحابہؓ کے نمونہ کو قائم کیا۔ اور بتایا کہ احمدیت سچی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے صحابہؓ کے نقش قدم پر چل کر قربانیاں دیں اور آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ بنے۔ دوسری جانب بعض کو معجزانہ طور پر بچا کر ثابت کیا کہ احمدیت سچی ہے میں ان کا مددگار ہوں۔ غرض دونوں رنگ میں صداقت کو ثابت کیا۔ آخر میں فرمایا کہ ان نفلی عبادتوں پر عمل کریں۔

دوسری بات جو میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مبلغین کی بہت کمی ہے۔ اور ہم ہر جماعت کو مبلغ یا معلم مہیا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد جو قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتا وہ قرآن کریم سیکھے۔ اور جو قرآن کریم ناظرہ جانتا ہے ترجمہ سیکھے اور جو ترجمہ جانتا ہے۔ تفسیر سیکھے۔ دیکھو قرآن کریم ہماری اصلاح کے لئے ہے۔ پہلے ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے۔ اور پھر اس قرآن کریم کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ جب ہم خود ہی جانتے نہیں ہوں گے دوسروں کو کیا سکھائیں گے۔ دیکھو مختلف ہنروں کے بتانے کے لئے مدرسوں میں فٹ بال، تنگو انگشس وغیرہ کے بورڈ لگے ہوتے ہیں۔ جو زبان نہیں جانتے۔ وہ دوسروں سے پوچھتے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے جاننے والوں سے پوچھو۔ آپ کے پاس مبلغ ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ جو ترقیات کا زمانہ قریب بتایا ہے اس زمانہ میں ہزاروں مربیوں کی ضرورت ہوگی۔ وہ کہاں سے آئیں گے۔ مثلاً یادگیر ہی میں تیس چالیس ہزار کی آبادی ہے اس کیلئے کئی قسم کے مربی درکار ہوں گے۔ پس قرآن کریم سیکھنے کی طرف خاص توجہ دیں۔۔۔۔ آپ نے فرمایا اس سال انتخاب عہدیداران کے موقعہ پر ایک شرط قرآن کریم ناظرہ جاننے کی لگائی گئی تھی۔ آئندہ انتخاب میں قرآن کریم باترجمہ جاننے کی شرط لگائی جائے گی اور آہستہ آہستہ یہ اسکیمیں عملی کی جائیں گی اسلئے ضروری ہے کہ احباب اس طرف خاص توجہ دیں آپ کی یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

مبلغین و معلمین کرام و صدر صاحبان متوجہ ہوں

افراد جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت اور دینی معلومات میں اضافہ کی غرض سے امسال کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ اس کے پہلے حصہ صفحہ ۱ تا صفحہ ۶۲ کا امتحان ۱۴ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو نظارت دعوت و تبلیغ کی نگرانی میں ہوگا۔

امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے ناموں سے بہت کم جماعتوں نے اطلاع دی ہے۔ مبلغین کرام میں سے بھی چند ایک نے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے افراد کے ناموں کی لسٹیں بھجوائی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ تمام احباب صدر صاحبان اور مبلغین کرام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ جلد تر امیدواران امتحان کے ناموں سے مطلع فرمائیں تاکہ امتحان کے ضروری لوازمات جلد بھیجے جا سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا: خاکسار کے ہاں مورخہ ۲۶ر جون کو لڑکی تولد ہوئی ہے نام "نصرت جہاں بیگم" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ کے نیک خادم دین بننے کیلئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں اعانت بدر میں دس روپے اور درویش فنڈ میں ۵ روپے داخل خزانہ کرا دیئے گئے ہیں۔ خاکسار محمد عبید اللہ قریشی سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید بنگلور

احمدیہ سالانہ کانفرنس صوبہ کشمیر

احباب جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۹، ۱۰ر اگست بمقام یاری پورہ ضلع اننت ناگ منعقد ہونا قرار پائی ہے کشمیر کی جماعتوں کے دوست اپنے مالی تعاون کی رقوم مکرم عبدالحمید صاحب ڈار صدر مجلس استقبالیہ بمقام یاری پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع اننت ناگ بھجوائیں۔ کانفرنس میں شامل ہونے والے احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ رہائش اور طعام کا انتظام صدر مجلس استقبالیہ فرمائیں گے۔ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی جاری رکھیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مرمت مقامات مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ مرور زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ نے کا یہ فضل ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تخت گاہ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔

اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضہ ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمت مقامات مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم عبدالکریم صاحب مورخہ ۹ر وفا کو چنیوٹ (پاکستان) میں فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم، محترم حضرت بھائی فضل الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ نیک اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے مرحوم نے اپنے پیچھے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشیر احمد خادم درویش قادیان